Ketabton.com

Directorate of
Archives & Libraries
Govt: of Khyber Pakhtunkhwa

Class No. 297.326

Book No. ر-ع-1

Accession No. APL-78

(c) ketabton.com: The Digital Library

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کا

عبرتناک انجام

PUBLIC LIBRARY
No. APL 78
ABBOTTABAD.

تصنیف

مولانا احمد علی مردانی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

APL 78

الحق اکیڈمی

خورہ باندہ مردان

(c) ketabton.com: The Digital Library

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔ گستاخِ رسول ﷺ کا عبرتناک انجام

تصنیف ۔۔۔۔۔۔ مولانا احمد علی مردانی (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی)

طبع اول ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فروری- 2011

قیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ -/25

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔ الحق اکیڈمی خورہ بانڈہ مردان

ملنے کے پتے

مکتبہ فاروقیہ حسن ابدال۔ جامعہ احیاء العلوم نستہ روڈ گلی باغ مردان مدرسہ مظاہر العلوم کنال روڈ مردان ۔مولنا فیاض علی شاہ صاحب خطیب جامع مسجد الفلاح شیخ ملتون ٹاؤن مردان۔ مفتی جان محمد صاحب جمال گڑھی مردان ۔۔ اسلامیہ کتب خانہ گامی اڈہ ایبٹ آباد۔ مدرسہ امام اعظم ابو حنیفہؒ چمبہ حویلیاں۔ حافظ شہنواز صاحب دھمتوڑ، حافظ عثمان صاحب دھمتوڑ، اشفاق ٹیلر ماسٹر دھمتوڑ، حضرت مولنا سیف الرحمن صاحب سندھودی گڑھی، قاری اسلم صاحب سندھودی گڑھی ، مفتی اسلم صاحب سندھودی گڑھی، مفتی معروف صاحب سندھودی گڑھی ، قاری بابر نسیم صاحب سربن دوتار ، مولنا ظہیر صاحب دوتار، مولنا حافظ محمد عثمان صاحب دھمتوڑ، قاری جاوید صاحب کالا پانی، حضرت مولنا نعمان گیلانی صاحب خطیب جامع مسجد مہار، حضرت مولنا ایوب گڑنگی صاحب جامع مسجد جزل

(c) ketabton.com: The Digital Library

فہرست مضامین

صفحہ	فہرست مضامین	نمبر شمار
5	ابولہب ملعون کی گستاخی اور اُس کا عبرتناک انجام	1
6	ابولہب کی بیوی کا عبرتناک انجام	2
8	ابوجہل ملعون کا عبرتناک انجام	3
9	نضر بن حارث ملعون کی گستاخی	4
10	نضر بن حارث ملعون کا قتل	5
10	عتیبہ بن ابولہب ملعون کا عبرتناک انجام	6
10	عتبہ، شیبہ اور ولید ملعون کا عبرتناک انجام	7
11	اُمیہ ملعون اور اُس کے بیٹے کا قتل	8
11	اُبی بن خلف ملعون کا عبرتناک انجام	9
12	ابوعفک یہودی ملعون کا عبرتناک انجام	10

(c) ketabton.com: The Digital Library

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ
11	عصماء یہودیہ ملعونہ کا قتل	13
12	کعب بن اشرف یہودی ملعون کا قتل	14
13	ابورافع یہودی ملعون کا قتل	18
14	عبداللہ بن قمیہ ملعون کا انجام	20
15	حی بن اخطب ملعون کا قتل	21
16	عبداللہ بن خطل ملعون کا قتل	21
17	ابوعزہ عمرو بن عبداللہ الجحی ملعون کا قتل	22
18	گستاخِ رسول سے متعلق حضرت عمرؓ کا فیصلہ	22
19	خلاصہ کلام	23

PUBLIC LIBRARY
No.........

ابولہب ملعون کی گستاخی اور اُس کا عبرتناک انجام

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانیہ تبلیغ کا حکم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی ایک پہاڑی پر جس کا نام صفا ہے تشریف لے گئے اور قریش کے خاندانوں کو نام بنام پکارا، جب سب اکھٹے ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کا لشکر ہے اور قریب ہے کہ تم پر حملہ کر دے تو تم اس خبر کو سچ جانو گے

-

حاضرین نے ایک زبان ہو کر جواب دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ہمیں پورا یقین ہے آج تک کوئی خلاف بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرزد نہیں ہوئی، اسی باعث سارا عرب آپ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتا ہے، کیسے ممکن ہے کہ اتنی بڑی خبر کو سچ نہ مانیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے اپنے ناپاک خیالات اور غلط عقیدوں کو نہ چھوڑا تو یقین جانو۔ خدا کے سخت عذاب کا لشکر تم کو تباہ کر دے گا۔ میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں۔

اُس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ابولہب بھی تھا وہ کھڑا ہوا اور للکارا تبّالک ألھذا جمعتنا۔ تو برباد ہو گیا اسی واسطے ہمیں اکٹھا

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیا تھا (معاذ اللہ) قرآن کریم کی سورۃ تبت یدا ابی لھب سے خدا تعالی نے اس کا جواب دیا ہے۔ ترجمہ۔ ابولہب ہی برباد ہو گیا۔

اور یہ پہلا ملعون شخص ہے جس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی۔ غزوہ بدر سے فراغت کے سات روز بعد آنحضرت ﷺ کا یہ ملعون چچا ابولہب بن عبد المطلب بحالتِ کفر مرا، اس کی موت کا سبب عدسہ نامی بیماری تھی، جو جسم کے مختلف حصوں میں مسور کے دانوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے، اور بالآخر جان لیوا ثابت ہوتی ہے، عرب اس کو بہت ہی منحوس سمجھتے تھے، ان کے خیال میں یہ بدترین متعدی بیماری تصور کی جاتی تھی۔ درحقیقت ابولہب ملعون کی ذلت آمیز موت دنیا والوں کے قابل عبرت ہے۔

ابولہب کی بیوی کا عبرتناک انجام

جس طرح ابولہب کو رسول اللہ ﷺ سے سخت غیظ اور دشمنی تھی اس کی بیوی بھی اس دشمنی اور رسول اللہ ﷺ کی ایذا رسانی میں مدد کرتی تھی یہ ابوسفیان کی بہن بنت حرب بن امیہ ہے یہ رسول اللہ ﷺ جنگل سے خاردار لکڑیاں جمع کر کے لاتی اور رسول اللہ ﷺ کے راستے میں بچھا دیتی تھی تاکہ آپ ﷺ کو ایذا و تکلیف پہنچے ۔قرآن کریم کے سورۃ تبت میں اسکے اُخروی سزا کا ذکر ہے نیز اللہ تعالی نے دنیا میں بھی اس کے اس عمل کی سزا انہیں دی اور یہی عمل دنیا میں اُس

کے موت کا باعث بنا۔ یوں ایک گستاخ رسول (ﷺ) عورت کا خاتمہ ہوا۔

"عُقبہ بن ابی مُعیط، ابو جہل، شیبہ، عُتبہ، ولید بن عُتبہ، اُمیّہ بن خلف اور عُمارہ بن ولید وغیرہ کی گستاخی اور اُن کا عبرتناک انجام

نبوت کے پانچویں سال مشرکین مکہ شیبہ، عُتبہ، ولید بن عُتبہ، اُمیّہ بن خلف اور عُمارہ بن ولید وغیرہ کا مسجد حرام میں اجتماع ہوا، رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے اور مسجد حرام کے قریب ہی کسی کافر نے اُونٹ ذبح کیا تھا، ان کافروں نے باہمی مشورہ کیا کہ کوئی شخص اس ذبح شدہ اُونٹ کی اوجھ کو اٹھا کر لائے اور حضرت محمد ﷺ جب سجدے میں جائیں تو ان کی پُشت پر رکھ دے، شقی ازلی عقبہ بن ابی معیط اُٹھا اور نجاست بھری اوجھ رسول اللہ ﷺ پر عین اس وقت لا کر ڈالی جبکہ آپ ﷺ اللہ ربّ العزت کے سامنے سربسجود تھے۔ حضرت فاطمہؓ کو، جو ابھی کم سن تھی، کسی نے جا کر بتایا، وہ آئیں اوجھ آپ ﷺ کی پُشت سے ہٹائی۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور اشقیاءِ مکہ کو مخاطب کرتے وہی بات کہی جو مومنِ آلِ فرعون نے کہی تھی یعنی:

کیا تم ایک ایسے آدمی کو محض اس جُرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا ربّ اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان تمام بدبختوں کا نام لیکر بددعا فرمائی۔ اب ذیل میں ان تمام بدبختوں کے عبرتناک انجام کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ابو جہل ملعون کا عبرتناک انجام

یہ ملعون کا فر غزوہ بدر کے موقع پر قتل ہوا ابو جہل کو اس اُمت کا فرعون بھی کہا جاتا ہے ان کے قتل ہونے کی سعادت معاذؓ و معوذؓ پسرانِ عفراء اور معاذ بن عمرو بن الجموح کے حصے میں آئی۔ واقعہ قتل یوں ہوا

عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن صف میں کھڑا تھا اچانک نظر پڑی تو دیکھتا کیا ہوں کہ میرے دائیں بائیں انصار کے دو نوجوان ہیں اس لئے مجھے اندیشہ ہوا (کہ لوگ مجھکو دو لڑکوں کے درمیان کھڑا دیکھ کر نہ آگھیریں) اسی خیال میں تھا کہ ایک نے آہستہ سے کہا اے چچا مجھ کو ابو جہل دکھاؤ کہ کونسا ہے میں نے کہا اے میرے بھتیجے ابو جہل کو دیکھ کر کیا کرو گے؟ اس نوجوان نے کہا میں نے اللہ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر ابو جہل کو دیکھ پاؤں تو اس کو قتل کر ڈالوں یا خود مارا جاؤں اس لئے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ابو جہل رسول اللہ ﷺ کو سبّ و شتم کرتا ہے (گالیاں دیتا ہے) قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اس کو دیکھ لو تو میرا سایہ اُس کے سایہ سے جُدا نہ ہوگا یہاں تک ہم میں سے جس کی موت پہلے مقدر ہو چکی ہے نہ مرے۔

اُن کی یہ گفتگو سُن کر دل سے یہ آرزو جاتی رہی کہ کاش میں بجائے دو لڑکوں کے دو

مردوں کے مابین ہوتا، میں نے اشارہ سے ابوجہل کو بتایا۔ میرے اشارے کے ساتھ وہ دونوں شکرے اور باز کی طرح ابوجہل پر ٹوٹ پڑے اور اس کو قتل کر دیا۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

ابوجہل ملعون کا سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا اور میری امت کا فرعون تھا جس کا شر اور فتنہ حضرت موسیٰؑ کے فرعون سے کہیں زیادہ تھا۔

نضر بن حارث ملعون کی گستاخی

یہ وہ نضر بن حارث ہے جو عجم سے جھوٹے افسانے اور قصے کہانیاں خرید کر لاتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معارضہ میں ان کو پیش کر کے کہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو تمہیں قصے کہانیاں سناتے ہیں۔ لو میں ان سے اچھے قصے خرید کر لایا ہوں، ان کو سنو۔ اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیت اسی کے متعلق نازل فرمائی:

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذ ھا ھزواً اُولٓئک لھم عذاب مھین (سورۃ لقمان) اور بعض آدمی ایسا (بھی) ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو اللہ سے غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑا دے، ایسے لوگوں کے لیے

مردوں کے مابین ہوتا، میں نے اشارہ سے ابو جہل کو بتایا۔ میرے اشارے کے ساتھ وہ دونوں شکرے اور باز کی طرح ابو جہل پر ٹوٹ پڑے اور اس کو قتل کردیا۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

ابو جہل ملعون کا سر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لیکر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ میرا اور میری امت کا فرعون تھا جس کا شر اور فتنہ حضرت موسیٰؑ کے فرعون سے کہیں زیادہ تھا۔

نضر بن حارث ملعون کی گستاخی

یہ وہ نضر بن حارث ہے جو عجم سے جھوٹے افسانے اور قصے کہانیاں خرید کر لاتا اور رسول اللہ ﷺ کے معارضہ میں ان کو پیش کر کے کہتا کہ محمد ﷺ بھی تو تمہیں قصے کہانیاں سناتے ہیں۔ لو میں ان سے اچھے قصے خرید کر لایا ہوں، ان کو سنو۔ اللہ تعالیٰ نے ذیل کی آیت اسی کے متعلق نازل فرمائی:

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذ ھا ھزواً اُولٓئک لھم عذاب مھین (سورۃ لقمان) اور بعض آدمی ایسا (بھی) ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو اللہ سے غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑادے، ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

ebooks.com: The Digital Library

اور اسی نضر بن حارث نے کہا تھا اے اللہ! محمد ﷺ جو کچھ پیش کرتے ہیں اگر یہ واقعی تیری جانب سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔

نضر بن حارث ملعون کا قتل

غزوہ بدر سے واپسی پر جب رسول اللہ ﷺ الصفراء مقام پر پہنچے تو حضرت علیؓ کو نضر بن حارث ملعون کے قتل کا حکم فرمایا، چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا۔ اور یوں ایک گستاخِ رسول اپنے انجام کو پہنچا۔

عتیبہ بن ابولہب ملعون کا عبرتناک انجام

یہ بھی رسول اللہ ﷺ کا گستاخ تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی تھی: اللھم سلط علیه کلباً من کلابک۔ یا اللہ! اس پر کسی کتے کو مسلط کر دے۔ اس بددعا کے نتیجے میں اس کو سرزمینِ شام کے علاقہ زرقاء نامی جگہ پر ایک خونخوار شیر نے چیر ڈالا تھا اور بحالتِ کفر ہلاک ہوا۔

عتبہ، شیبہ اور ولید ملعون کا عبرتناک انجام

مشرکینِ مکہ میں سے جو لوگ آپ ﷺ سے عداوت میں پیش پیش تھے اُن لوگوں میں ان تینوں کا نام بھی آتا ہے بالآخر غزوہ بدر کے موقع پر عتبہ ملعون حضرت عبیدہؓ و حضرت علیؓ کے ہاتھوں سے، شیبہ ملعون حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں سے، اور ولید

(c) ketabton.com: The Digital Library

ملعون حضرت علیؓ کے ہاتھوں سے واصل جھنم ہوا۔

اُمیّہ ملعون اور اُس کے بیٹے کا قتل

امیہ بن خلف ملعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید ترین دشمنوں میں سے تھا جس وقت جنگِ بدر کا وہم وگمان بھی نہیں تھا اس وقت حضرت بن معاذؓ کی زبانی مکہ ہی میں اپنے قتل کی پیشن گوئی سُن چکا تھا۔اس لیے بدر کے موقع پر جنگ میں شریک ہونے سے جان چھڑا رہا تھا ابوجہل ملعون کی لعن طعن کے باعث شریک ہوا اور پھر دورانِ جنگ یہ ملعون بمع بیٹے انصار کے ہاتھوں قتل ہوا۔اور یوں ایک گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے بیٹے کا خاتمہ ہوگیا۔

اُبی بن خلف ملعون کا عبرتناک انجام

مشرکینِ مکہ میں سے ایک مشرک جس کا نام اُبی بن خلف تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت مخالف تھا انہوں نے ایک گھوڑا پال رکھا تھا جس کو وہ اس نیت کے ساتھ چارہ کھلاتا تھا کہ اس کو موٹا کر کے اس پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) قتل کروں گا ۔غزوہ اُحد والے دن یہ ملعون کا فراسی گھوڑے پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کے ارادہ کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت فرمایا تھا کہ انشاء اللہ میں ہی اس کو قتل کروں گا۔جب یہ ملعون کا فر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا تو صحابہ کرامؓ نے اجازت چاہی کہ ہم اس ملعون کا کام تمام کردیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مایا قریب آنے دو ، جب وہ قریب آیا تو حارث بن صمہؓ سے نیزہ لے کر اس کی گردن میں ایک کوچہ دیا جس وہ بلبلا اُٹھا اور چلاّ تا ہوا واپس ہوا کہ خدا کی قسم مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مار ڈالا۔

دگوں نے کہا کہ یہ تو معمولی گھرونٹ ہے کوئی کاری زخم نہیں جس سے تو اس قدر چلاّ رہا ہے ابی بن خلف ملعون نے کہا کہ تم کو معلوم نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں کہا تھا کہ میں ہی تجھ کو قتل کروں گا۔اس گھرونٹ کی تکلیف میرا دل ہی جانتا ہے خدا کی قسم اگر یہ گھرونٹ حجاز کے تمام باشندوں پر تقسیم کردی جائے تو سب کی ہلاکت کے لیے کافی ہے اسی طرح بلبلاتا رہا مقام سرف میں یہ ملعون گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ کر مردار ہوا۔

ابوعفک یہودی ملعون کا عبرتناک انجام

بوعفک مذہباً یہودی تھا، بوڑھا تھا ایک سو بیس سال عمر تھی لیکن گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر انگیختہ کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم بن عمیرؓ کو ابوعفک یہودی ملعون کی قتل کے یے روانہ فرمایا۔ سالم بن عمیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر سنتے ہی روانہ ہوئے گرمی کی ت تھی ابوعفک غفلت کی نیند سو رہا تھا۔ پہنچتے ہی تلوار اُس کے جگر پر رکھی اور اس زور سے دبایا کہ پار ہو کر بستر تک پہنچ گئی عدو اللہ والرسول نے ایک چیخ ماری۔ لوگ

(c) ketabton.com: The Digital Library

دوڑے مگر کام تمام ہو چکا تھا۔ اور اس طرح سے یہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی مُردار ہو گیا۔

عصماء یہودیہ ملعونہ کا قتل

عصماء ایک یہودیہ عورت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو (مذمت) میں اشعار کہا کرتی تھی اور طرح طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتی تھی۔ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسلام سے برگشتہ کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بدر سے واپس نہیں ہوئے تھے کہ انہوں نے پھر ایسے شعر کہے جسمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت تھی عمیر بن عدیؓ کو غصہ آیا اور یہ منت مانی اگر اللہ کے فضل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے صحیح سالم واپس آ گئے تو ضرور اس کو قتل کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر سے مظفر و منصور صحیح وسالم واپس ہوئے تو حضرت عمیرؓ شب کے وقت تلوار لیکر روانہ ہوئے اور اس کے گھر میں داخل ہوئے حضرت عمیرؓ چونکہ نابینا تھے اس لیے ملعونہ عصماء کو ہاتھ سے ٹٹولا اور بچے جو اس کے اردگرد تھے اُن کو ہٹایا اور تلوار کو سینہ پر رکھ پر اس زور سے دبایا کہ پشت سے پار ہو گئی۔

نذر پوری کر کے واپس ہوئے اور صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا فرمائی اور واقعہ کی اطلاع دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اس بارے میں کچھ مؤاخذہ تو نہ ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایانہیں ۔مزید فرمایا: لاینطح فیھا غنزان ۔اس بارے میں دو بھیڑیں بھی سرنہ ٹکرائیں گی۔

یعنی یہ ایسا فعل ہی نہیں کہ جس میں کوئی کسی قسم کا اختلاف اور نزاع کر سکے۔انسان تو درکنار بھیڑ اور بکریاں بھی اس میں اپنے سینگ نہ ٹکرائیں گی۔

یعنی پیغمبر برحق کی شان میں گستاخی کرنے والے کا قتل کہیں قابل مواخذہ ہوسکتا ہے ؟ بلکہ یہ تو اعظم قُربات اور افضل عبادات میں سے ہے۔جس میں کوئی نزاع ہی نہیں کرسکتا۔جانور بھی اس کو حق سمجھتے ہیں۔

الغرض رسول اللہ ﷺ حضرت عمیرؓ کے اس فعل سے بیحد مسرور ہوئے اور صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہوکر فرمایا:اذا احببتم ان تنظروا الی رجل نصر اللہ ورسولہ بالغیب فانظروا الی عمیر بن عدی ۔اگر ایسے شخص کو دیکھنا چاہتے ہو جس نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی غائبانہ مدد کی ہو تو عمیر بن عدیؓ کو دیکھو۔حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا اس اعمٰی (نابینا) کو دیکھو تو سہی کہ کس طرح چھپ کر اللہ کی اطاعت کے لیے روانہ ہوا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو اعمی (نابینا) مت کہو یہ تو بصیر (بینا) ہیں۔یعنی ظاہراً اگرچہ اعمی (نابینا) ہے مگر دل کے بصیر (بینا) ہیں۔

کعب بن اشرف یہودی ملعون کا قتل

(c) ketabton.com: The Digital Library

حضرت کعب بن مالکؓ کے بقول کعب بن اشرف یہودی ملعون بڑا شاعر تھا رسول اللہ ﷺ کی ہجو (مذمت) میں اشعار کہا کرتا تھا اور کفار مکہ کو رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ کے لیے ہمیشہ بھڑکاتا تھا صحیح بخاری میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کعب بن اشرف ملعون کے قتل کے لیے کون تیار ہے؟ اس نے اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) کو بہت ایذاء پہنچائی ہے۔ یہ سنتے ہی محمد بن سلمہؓ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ اس کا قتل چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ محمد بن سلمہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پھر مجھ کو کچھ کہنے کی اجازت دیجئے۔ (یعنی ایسے مبہم اور تعریضی کلمات اور ذومعنیٰ الفاظ) جن کو سُن کر وہ بظاہر خوش ہو جائے آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

محمد بن سلمہؓ اپنے ساتھیوں سمیت ایک روز کعب بن اشرف سے ملنے گئے اور اثناء گفتگو میں یہ کہا کہ یہ مرد (یعنی رسول اللہ ﷺ) ہم سے (فقراء ومساکین، تقسیم کرنے کے لیے) صدقہ اور زکوۃ مانگتا ہے اور اس شخص نے ہم کو مشقت میں ڈال دیا ہے (بے شک یہ چیز حریص اور طامع نفوس پر بہت شاق اور گراں ہے لیکن مخلصین اور صادقین کو صدق دل سے صدقات کا دینا اور فقراء ومساکین کی اعانت اور امداد کرنا انتہائی محبوب او غایت درجہ لذیذ ہے۔ بلکہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنہ کرنا ان پر شاق اور گراں ہے۔)

میں اس وقت آپ کے پاس قرض لینے کے لیے آیا ہوں۔ کعب بن اشرف نے کہا ابھی کیا ہے۔ آگے چل کر دیکھنا خدا کی قسم تم ان سے اُکتا جاؤ گے۔ محمد بن سلمہؓ نے کہا کہ اب تو ہم اُن پیرو کار ہو چکے ہیں اُن کا چھوڑنا ہم پسند نہیں کرتے انجام کے منتظر ہیں (اور دل میں یہ تھا کہ انجام کار اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فتح یقینی ہے اور دشمنوں کی شکست یقینی اور محقق۔ جس میں شبہ کی ذرّہ برابر گنجائش نہیں) اس وقت ہم یہ چاہتے ہیں کہ کچھ غلّہ ہم کو بطور قرض دے دیں کعب نے کہا بہتر ہے مگر کوئی چیز میرے پاس رہن رکھدو ان لوگوں نے کہا آپ کیا چیز رہن رکھوانا چاہتے ہیں۔ کعب بن اشرف ملعون نے کہا اپنی عورتوں کو رہن رکھدو۔ ان لوگوں نے کہا ہم اپنی عورتوں کو کیسے رہن رکھ سکتے ہیں اول تو غیرت اور حمیّت گوارا نہیں کرتی پھر یہ کہ آپ نہایت حسین وجمیل اور نوجوان ہیں۔ کعب نے کہا اپنے لڑکوں کو رہن رکھدو۔ ان لوگوں نے کہا یہ تو ساری عمر کی عار ہے لوگ ہماری اولاد کو یہ طعنہ دیں گے کہ تم وہی ہو جو دو سیر اور تین سیر کے معاوضہ میں رہن رکھے گئے تھے ہاں ہم اپنی ہتھیار تمھارے پاس رہن رکھ سکتے ہیں۔ کعب بن اشرف ملعون نے منظور کرلیا اور یہ وعدہ ٹھہرایا کہ شب کو آکر غلّہ لے جائیں اور ہتھیار رہن رکھ جائیں۔

حسبِ وعدہ محمد بن سلمہؓ اپنے ساتھیوں سمیت رات کو پہنچے اور جا کر کعب بن اشرف ملعون کو آواز دی، کعب نے اپنے قلعہ سے اُترنے کا ارادہ کیا۔ بیوی نے کہا اس وقت کہا جاتے ہو کعب نے کہا محمد بن سلمہؓ اور میرا دودھ شریک بھائی ابونائلہ ہے کوئی غیر

(c) ketabton.com: The Digital Library

نہیں تم فکر نہ کرو۔ بیوی نے کہا مجھ کو اس آواز سے خون ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے کعب نے کہا کہ شریف آدمی کو اگر رات کے وقت نیزہ مارنے کے لیے بھی بُلایا جائے تو اس کو ضرور جانا چاہیے۔ اس اثناء میں محمد بن سلمہؓ نے اپنے ساتھیوں کو یہ سمجھا دیا کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال سونگھوں گا جب دیکھو کہ میں نے اس کے بالوں کو مضبوط پکڑ لیا ہے تو فوراً اس کا سر اُتار لینا (یعنی اس کو قتل کر دینا)، چنانچہ جب کعب نیچے آیا تو سرتاپا خوشبو سے معطر تھا۔ محمد بن سلمہؓ نے کہا، آج جیسی خوشبو تو میں نے کبھی سونگھی ہی نہیں۔ کعب نے کہا میرے پاس عرب کی سب سے زیادہ حسین و جمیل اور سب سے زیادہ معطر عورت ہے۔ محمد بن سلمہؓ نے کہا کیا آپ مجھ کو اپنے معطر سر کے سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہا ہاں اجازت ہے۔ محمد بن سلمہؓ نے آگے بڑھ کر خود بھی کعب کے سر کو سونگھا اور رُفقاء کو بھی سونگھایا۔ کچھ دیر بعد پھر محمد بن سلمہؓ نے کہا کیا آپ دوبارہ اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہا شوق سے۔ محمد بن سلمہؓ اُٹھے اور کعب کے سر سونگھنے میں مشغول ہو گئے جب سر کے بال مضبوط پکڑ لیے تو ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ فوراً ہی سب نے اس کا سر قلم کیا اور آناً فاناً اس گستاخِ رسول (ﷺ) کا کام تمام کر دیا اور اخیر شب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، آپ ﷺ نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا:

افلحت الوجوہ (ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے) بعد ازاں کعب بن اشرف ملعون کا سر آپ ﷺ کے سامنے ڈال دیا گیا، آپ ﷺ نے اللہ کا شکر

ادا کیا اور یوں ایک گستاخِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) واصل جھنم ہوا۔

ابورافع یہودی ملعون کا قتل

ابورافع کنیت تھی عبداللہ بن ابی الحقیق اس کا نام تھا ابورافع ایک مالدار یہودی تاجر تھا، ابورافع کنیت تھی ، سلام بن ابی الحقیق بھی کہتے تھے۔ خیبر کے قریب ایک قلعہ میں رہتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا اور طرح طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء اور تکلیف پہنچاتا تھا کعب بن اشرف ملعون کا معین ومددگار تھا، یہی شخص غزوہ احزاب میں قریش مکہ کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا اور بہت زیادہ اُس کی مالی امداد کی تھی اور ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی عداوت میں روپیہ خرچ کرتا تھا۔

کعب بن اشرف ملعون کے قاتل محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ ان کے رُفقاءؓ چونکہ سب قبیلہ اوس کے تھے اس لیے قبیلہ خزرج کو یہ خیال ہوا کہ قبیلہ اوس نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانی دشمن اور بارگاہ رسالت کے ایک گستاخ کعب بن اشرف ملعون کو قتل کر کے سعادت اور شرف حاصل کر لیا۔ لہذا ہم کو چاہیے کہ بارگاہِ نبوت کے دوسرے گستاخ ابورافع کو قتل کر کے دارین کی عزت ورفعت حاصل کریں۔ چنانچہ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ابورافع کے قتل کی اجازت سے چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اور عبداللہ بن عتیکؓ اور مسعود بن سنانؓ اور عبداللہ بن اُنیسؓ اور ابوقتادہ حارث بن ربعیؓ اور خزاعی بن اسودؓ کو ان کے قتل کے لیے روانہ

فرمایا اور عبداللہ بن عتیکؓ کو ان پر امیر بنایا۔ نصف جمادی الاخری ۳ھ کو عبداللہ بن عتیک مع رُفقاء کے خیبر کی طرف روانہ ہوئے ابورافع کا قلعہ جب قریب آگیا تو عبداللہ بن عتیکؓ نے اپنے رفقاء سے کہا تم یہیں بیٹھو میں قلعہ کے اندر جانے کی تدبیر نکالتا ہوں، جب بالکل دروازہ کے قریب پہنچ گئے تو کپڑا ڈھانک کر اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی قضاء حاجت کرتا ہو۔ دربان نے یہ سمجھ کر کہ ہمارا ہی کوئی آدمی ہے یہ آواز دی کہ اے اللہ کے بندے اگر اندر آنا ہے تو جلدی آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں میں فوراً داخل ہو گیا اور ایک طرف چھپ کر بیٹھ گیا۔

ابورافع بالاخانہ پر رہتا تھا اور شب کو قصہ گوئی ہوتی تھی جب قصہ گوئی ختم ہوگئی اور لوگ اپنے اپنے گھر واپس ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کر کے کُنجیوں کا حلقہ ایک کھونٹی پر لٹکایا۔ جب سب سو گئے تو میں اُٹھا اور کھونٹی سے کُنجیوں کا حلقہ اتار کر دروازہ کھولتا ہوا بالاخانہ پر پہنچا اور جو دروازہ کھولتا تھا وہ اندر سے بند کر لیتا تھا تا کہ لوگوں کو اگر میری خبر بھی ہو جائے تو میں اپنا کام کر گزروں گا۔

جب میں بالاخانہ پہنچا تو وہاں اندھیرا تھا اور ابورافع اپنے اہل وعیال کے ساتھ سو رہا تھا۔ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ ابورافع کہاں اور کدھر ہے۔ میں نے آواز دی اے ابورافع اے ابورافع۔ ابورافع نے کہا کون ہے میں نے اسی جانب ڈرتے ڈرتے تلوار کا وار کیا مگر خالی گیا۔

ابورافع نے ایک چیخ ماری میں نے تھوڑی دیر بعد آواز بدل کر ہمدردانہ لہجہ میں کہا

(c) ketabton.com: The Digital Library

اے ابورافع یہ کیسی آواز ہے، ابورافع نے کہا ابھی مجھ پر کسی نے تلوار کا وار کیا۔ یہ سنتے ہی میں نے دوسرا وار کیا جس سے اسکے کاری زخم آیا بعدازاں میں نے تلوار کی دھار اس کے پیٹ پر رکھ کر اس زور سے دبائی کہ پشت تک پہنچ گئی جس سے سمجھا کہ میں اب اس کا کام تمام کر چکا اور واپس ہوگیا اور ایک ایک دروازہ کھولتا جاتا تھا۔ جب سیڑھی سے اُترنے لگا تو یہ خیال ہوا کہ زمین قریب آگئی اُترنے میں گھر پڑا، اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی چاندنی رات تھی، عمامہ کھول کر ٹانگ کو باندھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا تم چلو اور رسول اللہ ﷺ کو بشارت سناؤ۔ میں یہاں بیٹھا ہوں اس کی موت اور قتل کا اعلان سُن کر آؤں گا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی اور مرغ نے بانگ دی تو خبر دینے والے نے قلعہ کی فصیل سے اُس کی موت کا اعلان کیا تب میں وہاں سے روانہ ہوا اور ساتھیوں سے آملا۔ اور کہا تیز چلو۔ اللہ نے ابورافع کو ہلاک کیا۔ وہاں سے چل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشخبری سُنائی اور جو واقعہ گزرا تھا وہ سب بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ٹانگ پھیلاؤ۔ میں نے اپنی ٹانگ پھیلائی۔ آپ ﷺ نے دستِ مبارک اس پر پھیرا ایسا معلوم ہوا گویا کہ کبھی ہی شکایت نہ آئی تھی۔

عبداللہ بن قمیہ ملعون کا انجام

یہ عبداللہ بن قمیہ ملعون وہی ہے جنہوں نے آپ ﷺ پر سنگباری کی تھی آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ بددعا دی تھی: اقمک اللہ (اللہ تعالی تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے) تھوڑے ہی عرصہ بعد اس پر اللہ تعالی نے ایک پہاڑی بکرا مسلط کر دیا اور اس نے سینگ مار مار کر اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، اور یوں یہ گستاخِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) واصل جھنم ہوا۔

حی بن اخطب ملعون کا قتل

یہ یہودیوں کا سردار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید بُغض رکھتا تھا غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر اس ملعون کو بھی قتل کر دیا گیا۔ اور روئے زمین ایک گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے خالی ہو گیا۔

عبداللہ بن خطل ملعون کا قتل

یہ شخص اسلام لانے کے بعد مُرتد ہو گیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خود بھی بدزبانی کرتا تھا اور اپنی دو لونڈیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو (مذمت) کی گیت گواتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن خطل پردۂ کعبہ سے چمٹا ہوا ہے اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے اسی حالت میں کہ پردۂ کعبہ سے چمٹا ہوا تھا قتل کر دیا اور یو ں ایک گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جھنم رسید ہوا۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

ابوعزہ عمرو بن عبداللہ اجمحی ملعون کا قتل

یہ رسول اللہ ﷺ سے عہد شکنی کے نتیجے میں قتل ہوئے اور یوں ایک گستاخِ رسول (ﷺ) کا خاتمہ ہوگیا۔

گستاخِ رسول سے متعلق حضرت عمرؓ کا فیصلہ

دور نبوی ﷺ میں ایک یہودی اور کسی منافق مسلمان کا کسی معاملہ پر جھگڑا ہوا فیصلہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دونوں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے یہودی کے حق فیصلہ دیا لیکن وہ منافق مسلمان اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور معاملہ حضرت عمر فاروقؓ کی بارگاہ میں لے گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو دوسرے فریق یعنی یہودی نے آگاہ کیا کہ اس معاملے کا فیصلہ آپؓ کے رسول ﷺ میرے حق میں فرما چکے ہیں ، یہ جملہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ اندر گئے اور ننگی تلوار لیکر آئے اور آتے ہی اس منافق مسلمان کا سر قلم کردیا اور فرمایا جو بد بخت میرے آقا حضرت محمد ﷺ کا فیصلہ قبول نہیں کرتا۔ عمرؓ پھر اس کا فیصلہ اپنی تلوار کرتا ہے حالانکہ اس شخص نے بظاہر کوئی ایسا جملہ نہیں بولا تھا کہ سے توہین کا پہلو نکلتا ہو بلکہ صرف نبی کریم ﷺ کا فیصلہ ماننے سے انکار کردیا تھا جس پر حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابیؓ نے موت کی سزا دی اور اس وقت میرے آقا حضرت محمد ﷺ حیات دُنیوی کے ساتھ موجود تھے آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کے اس اقدام پر کوئی ردّ عمل ظاہر نہ فرمایا جس

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروقؓ کا فیصلہ درست تھا اور آپ ﷺ کی خاموشی آپ ﷺ کی رضا پر دلالت کرتی ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ غیر مسلم تو کجا اگر کوئی مسلمان بھی رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا اور ادنٰی سی توہین کا مرتکب ہوگا تو اس کی سزا موت ہی ہے۔

خلاصہ کلام

اس میں شک کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ رحمت اللعلمین تھے اور آپ ﷺ ہمیشہ معاف فرماتے رہے، لیکن اس معافی کا اختیار صرف آپ ﷺ کے پاس ہی تھا ،عام مسلمانوں کو اس کا اختیار نہیں ہے کہ اگر ایک انسان رسول رحمت ﷺ کی شان میں توہین کا مرتکب ہو اور ہم اس کو معاف کر دیں، معافی سے متعلق تمام واقعات کا تعلق اسلام کے اولین دور سے ہے جب مسلمان مکہ میں انگلیوں پر گنے جاتے تھے شہر پر کفارِ مکہ کی حکومت تھی نہ تو جہاد ابھی فرض ہوا تھا اور نہ ہی قوانینِ اسلام کا مکمل نفاذ ہوا تھا یہ دور مسلمانوں پر آزمائش و ابتلاء کا دور تھا جلیل القدر صحابہ کرامؓ پر سارا سارا دن مشرکینِ مکہ ظلم وستم کے پہاڑ توڑا کرتے تھے اور گرمیوں میں تپتی ریت پر لٹا کر ننگی

پشت پر کوڑے برسا کرتے تھے کہ زمین بھی کانپ اُٹھتی تھی حتی کہ مشہور صحابیہ حضرت سمیہؓ کو تو مشرکینِ مکہ نے اپنے ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر شہید ہی کر دیا

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آزمائش کی بھٹی میں سے گزار کر آزمالیا اور ان کے ہاتھ میں فتح ونصرت کا جھنڈا دے دیا اور ان کو ایک اسلامی حکومت کا وارث بنادیا تو پھر اگر کسی نے بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ قدسیت میں ذرا بھی توہین کی جسارت کی تو پھر احادیث کی پاکیزہ کتابوں کے مزکی ومصفی صفحات گواہی دینگے کہ اس گستاخِ رسول کی سزا سر قلم ہی ٹھہری اور مندرجہ بالا واقعات اس حکم شرعی کے واضح دلائل ہیں۔سورۃ الحجرات خالصتاً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں حاضری کے آداب سکھانے کے لیے نازل ہوئی ہے اس سورۃ کی آیات نمبر۲اور۳ ملاحظہ کیجئے!

یا ایھاالذین اٰمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ۔ اٰن الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوٰی لھم مغفرۃ و اجر عظیم

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے اور اُن کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو، بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

PUBLIC LIBRARY
ABBOTTABAD

(c) ketabton.com: The Digital Library

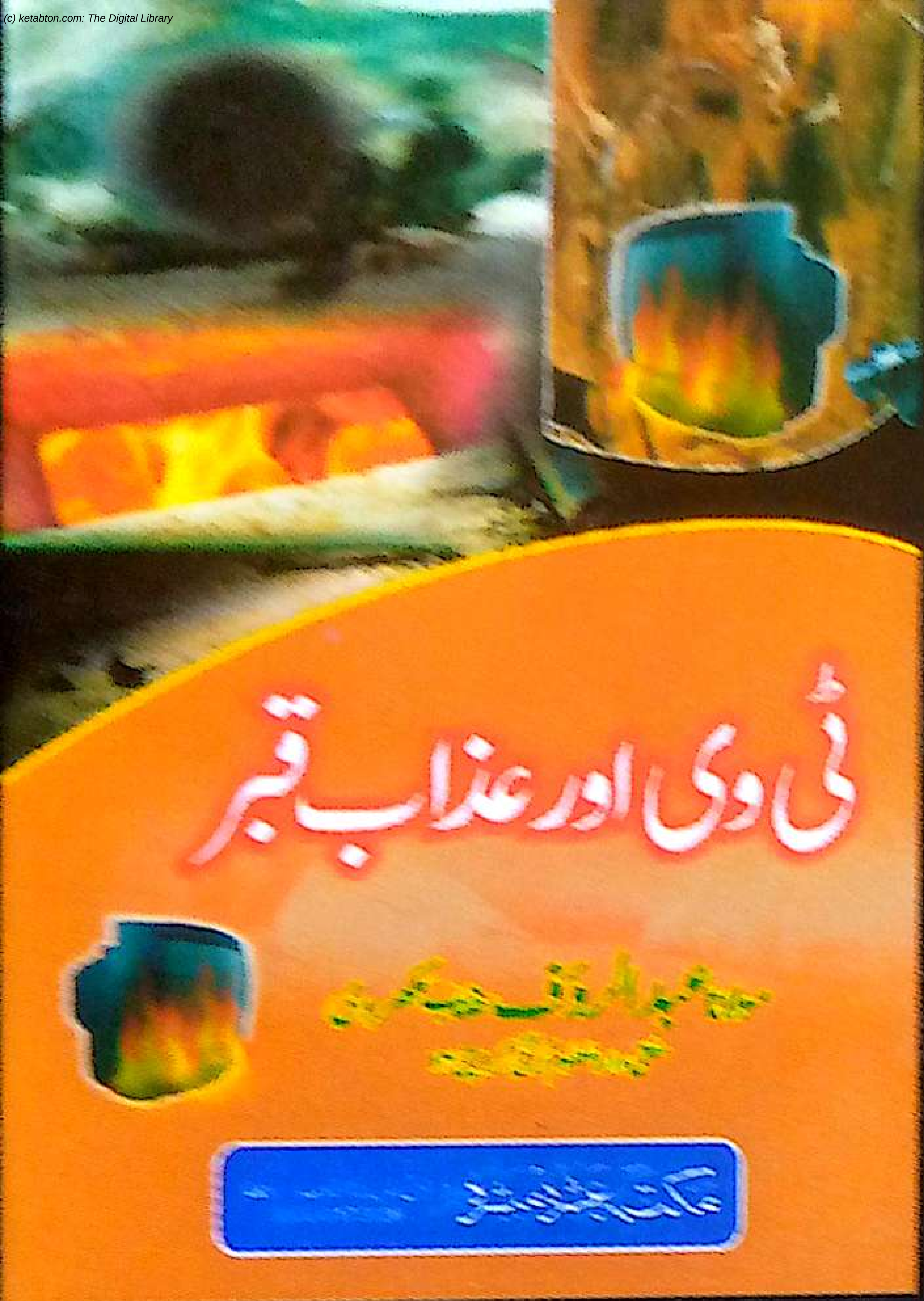

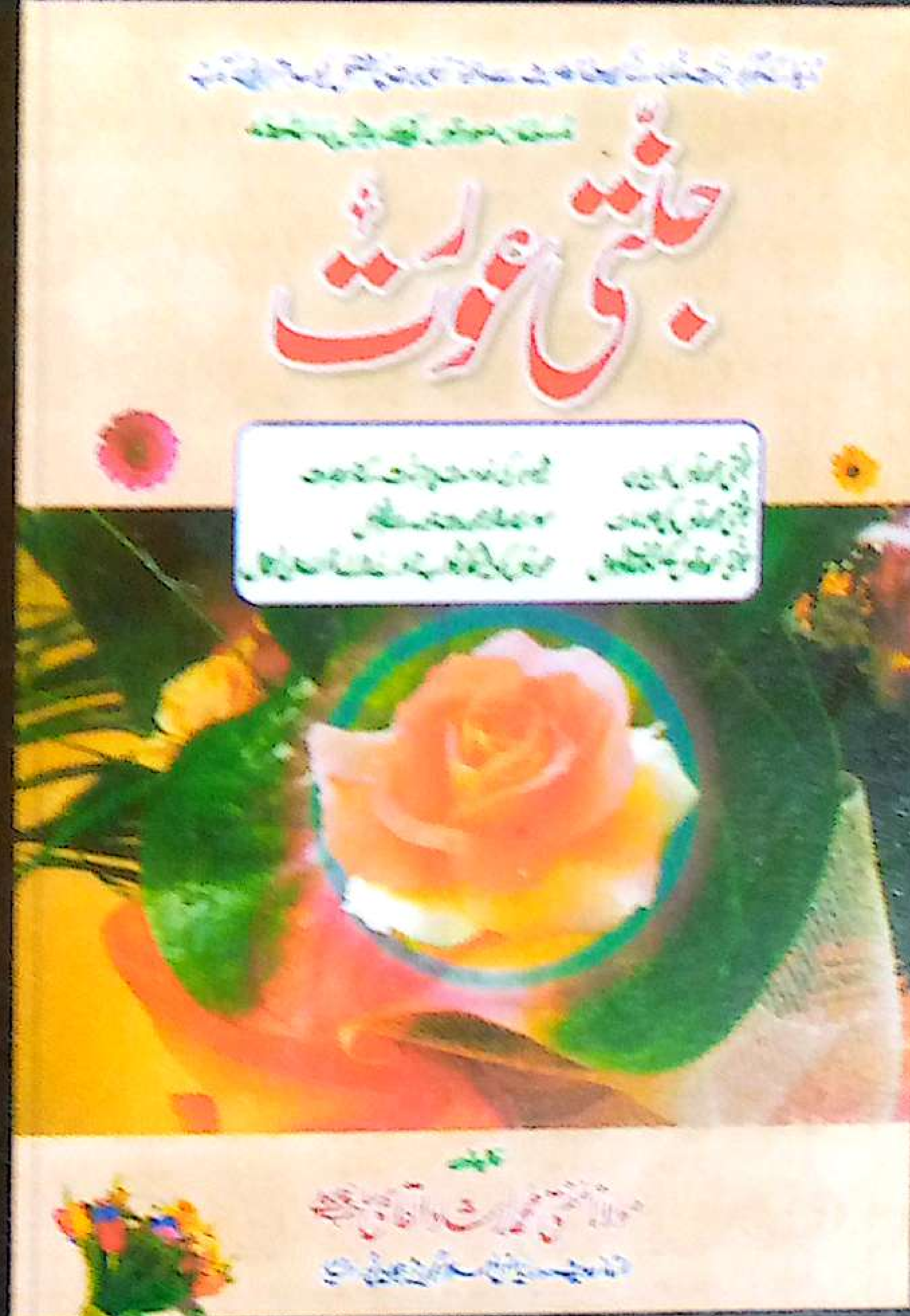

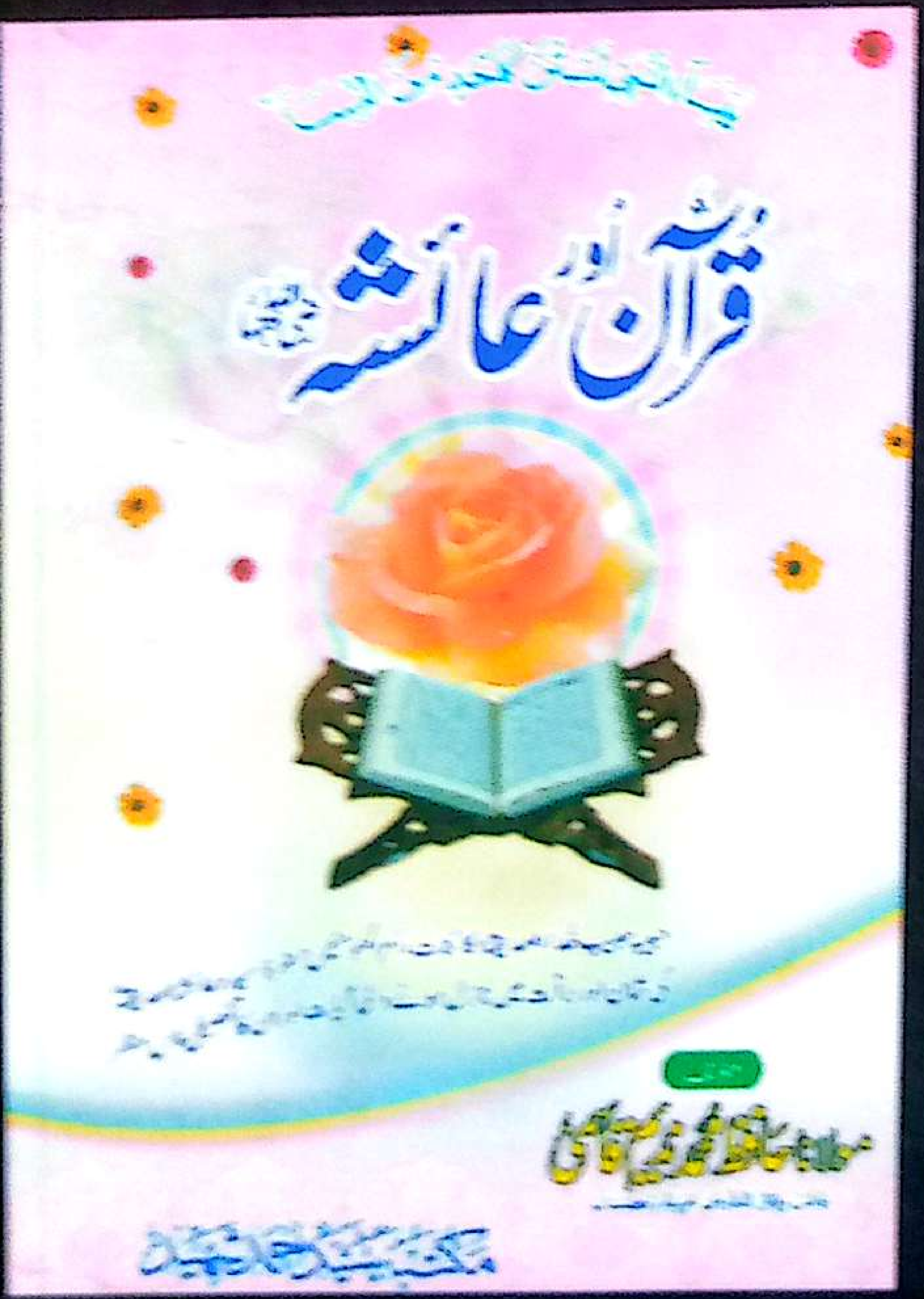

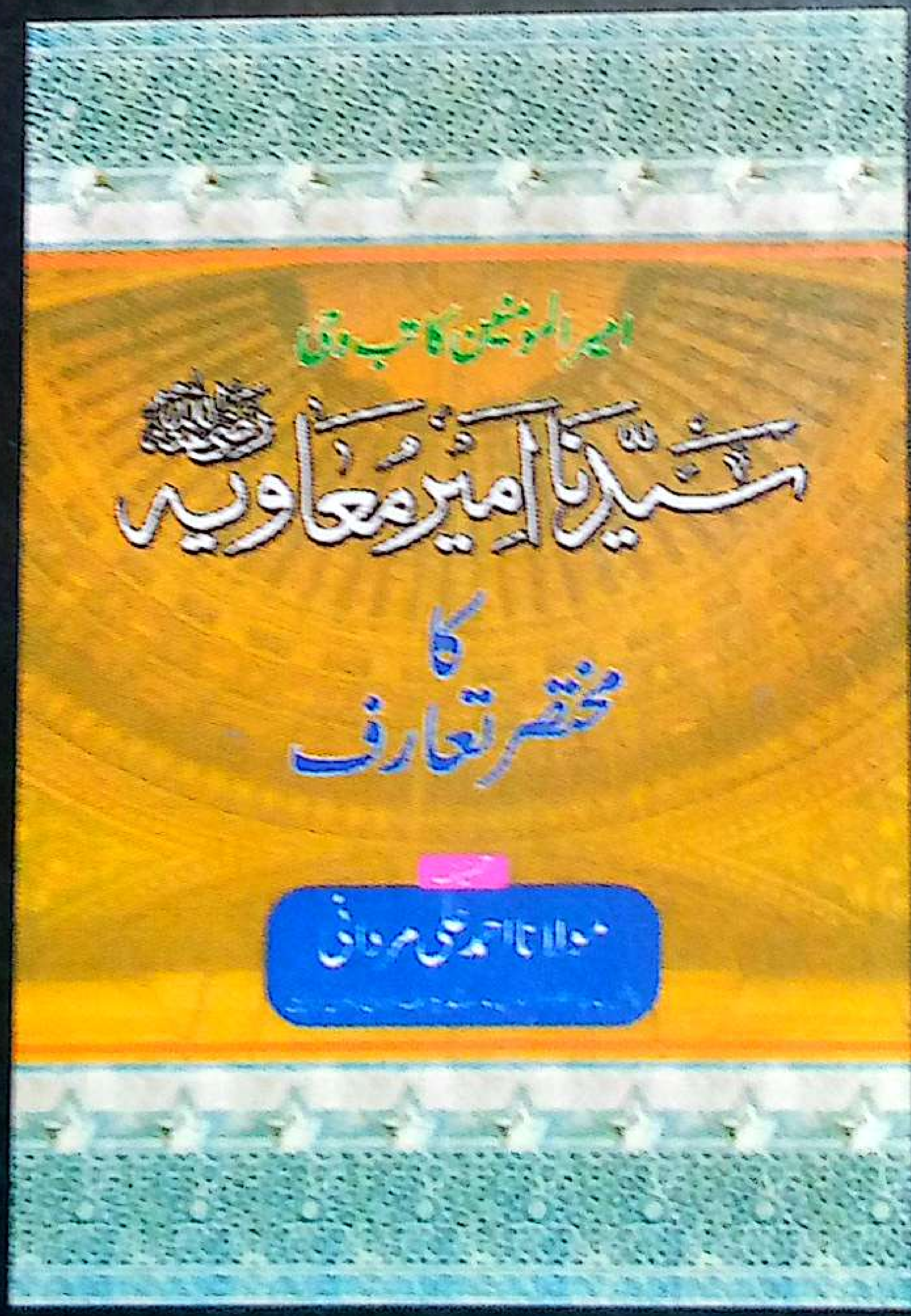

(c) ketabton.com: The Digital Library

امیر المومنین کاتب وحی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کا

مختصر تعارف

تصنیف

مولانا احمد علی مروانی

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library